الفاظ (السلام علیک أیہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ) کہنے میں کوئی حرج نہیں ہے. آپ ﷺ کی قبر مبارک پر صلاۃ کی طرح ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا' سر جھکانا' قبر کی طرف سجدہ کرنا یا تلاوت واُذکار کے لئے بیٹھنا' قبلہ کی بجائے قبر کی طرف منہ کر کے دعا کرنا یا صلاۃ پڑھنا' جالیوں کو از راہ تبرک چھونا پھر جسم پر ملنا یا ان میں خط پھینکنا یہ سب ناجائز وممنوع امور ہیں' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اے اللہ میری قبر کو بت نہ بنانا' ان لوگوں پر اللہ کی لعنت ہو جنہوں نے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہ بنالیا [مؤطا امام مالک' مسند احمد] ہر صلاۃ کے بعد درود وسلام کے لئے قبر رسول ﷺ پر حاضری کا اہتمام کرنا' وہاں دیر تک کھڑے رہنا درست نہیں ہے' نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ (یعنی گھروں میں سنن ونوافل ادا کیا کرو) اور میری قبر کو میلہ نہ بناؤ مجھ پر تم جہاں سے بھی درود بھیجو گے مجھے پہنچ جائے گا [صحیح ابوداؤد 1 / 383] نیز آپ ﷺ نے فرمایا: جو بھی مجھ پر سلام بھیجتا ہے اللہ میری روح کو لوٹا دیتا ہے تاکہ اس کے سلام کا جواب دوں [صحیح ابوداؤ 1 / 383] آپ ﷺ فرماتے ہیں: زمین میں اللہ کے سیاحین (گشتی) فرشتے ہیں جو مجھے میری امت کا سلام پہنچاتے رہتے ہیں [صحیح نسائی 1 / 274] حصول برکت کے لئے حجرہ کی درودیوار' روضہ کے ستون چھونا یا سینے سے لگانا' آپ ﷺ کا وسیلہ لے کر گناہوں کی مغفرت کے لئے اللہ سے دعا کرنا ناجائز وحرام امور ہیں' آپ ﷺ کو حاجت براری کے لئے پکارنا' شفاء اور اولاد طلب کرنا شرک ہے' اللہ کو چھوڑ کسی بھی ذات کو پکارنا شرک اکبر ہے جس کی مغفرت کبھی بھی نہیں ہوسکتی' اللہ تمام مسلمانوں کو شرک سے محفوظ رکھے .

9- آپ ﷺ پر درود وسلام پڑھنے کے بعد تھوڑا آگے بڑھیں خلیفہ اول ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سلام کریں' پھر تھوڑا آگے بڑھیں اور امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو سلام کریں' اس طرح آپ کی زیارت مکمل ہوگئی' وہاں کھڑے ہو کر بھیڑ بھاڑ کا سبب نہ بنیں.

10- مدینہ رسول ﷺ پہنچنے کے بعد مسجد قباء کی زیارت مسنون ہے' آپ ﷺ کبھی پیدل تو کبھی سوار ہو کر مسجد قباء آتے اور دو رکعت پڑھتے [بخاری ح/۱۱۹۴ مسلم ح/۱۳۹۹] نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: جو شخص اپنے گھر میں وضو کرے اور مسجد قباء آکر دو رکعت صلاۃ ادا کرے تو اسے عمرہ کے برابر ثواب ملتا ہے [صحیح نسائی 1 / 150' صحیح ابن ماجہ 1 / 237]

مسجد قباء کے سوا مدینہ کی باقی مساجد کی زیارت سنت سے ثابت نہیں ہے اس لئے احتراز کریں.

11- بقیع اور شہدائے احد کی قبروں کی زیارت مسنون ہے آپ ﷺ ان کی زیارت کیا کرتے تھے نیز آپ نے فرمایا: قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ وہ آخرت یاد دلاتی ہیں [مسلم' ابوداؤد ح/۲۶۳۶] قبرستان کی زیارت کے وقت یہ الفاظ کہیں: (اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ 'وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ وَالْمُسْتَأْخِرِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ ' نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ) اس گھر میں رہنے والے اے مومنو اور مسلمانو! تم پر سلامتی ہو اللہ پہلے جانے والوں اور پیچھے رہ

جانے والوں پر رحم فرمائے' ہم بھی ان شاء اللہ تمہارے پاس آنے والے ہیں ہم اپنے اور تمہارے لئے اللہ سے عافیت کے طلبگار ہیں [مسلم ح/۹۷۴-۹۷۵] یہ دعا پڑھنے کے بعد واپس چلے آئیں' یاد رہے کہ ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھنا سنت رسول ﷺ سے ثابت نہیں ہے.

تنبیہ: قبروں کی زیارت کا مقصد آخرت کی یاد' مردوں کے لئے اللہ رب العالمین سے رحمت وسلامتی کی دعا کرنا اور سنت نبوی ﷺ کا اتباع ہے' قبروں کی زیارت کا شرعی طریقہ یہی ہے' جو ابھی بیان کیا جاچکا ہے' قبروں کے پاس کھڑے ہو کر دیر تک دعا کرنا' قرآن کی تلاوت کرنا اور صلاۃ پڑھنا' قبروں پر پھول چڑھانا یہ سب ناجائز وبدعت ہیں' جبکہ قبروں کے پاس کئے جانے والے کچھ امور ایسے ہوتے ہیں جو شرک ہوتے ہیں جیسے مردوں کو پکارنا' ان کے جاہ ومرتبہ کا وسیلہ لے کر اللہ سے مانگنا' ان سے مدد طلب کرنا' شفایابی کی دعا کرنا اور اولاد طلب کرنا وغیرہ وغیرہ یہ وہی شرک ہے جس کو ختم کرنے کے لئے نبی اکرم ﷺ کی بعثت ہوئی تھی' اللہ تعالی تمام مسلمانوں کو اس سے محفوظ رکھے آمین.

بدعات زیارت مدینہ:

۱/ قبر رسول ﷺ کی زیارت کے لئے مدینہ کا سفر کرنا ۲/ حجاج کرام کے ذریعہ اللہ کے رسول ﷺ کو سلام بھیجنا ۳/ مدینہ میں داخل ہونے کے لئے غسل کرنا ۔۴/ مدینہ میں داخل ہونے کے لئے مخصوص دعا پڑھنا۔

۵/ مسجد نبوی میں داخل ہونے کے بعد صلاۃ پڑھنے کی بجائے آپ ﷺ کی قبر کی زیارت کرنا۔

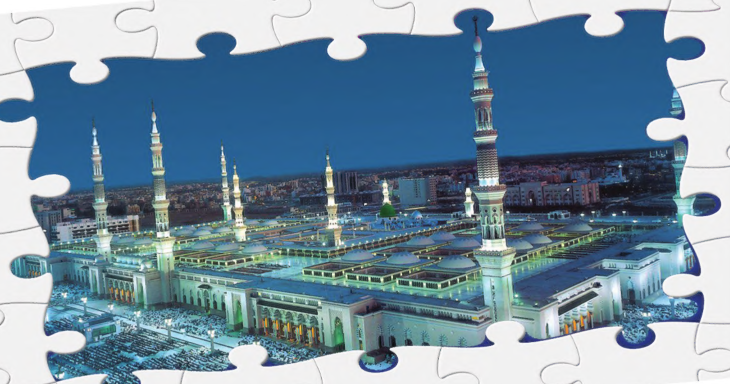
۶/ داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھ کر خشوع وخضوع کے ساتھ سر جھکا کر قبر کی زیارت کرنا۔

۷/ آپ ﷺ کی ذات کے وسیلہ سے دعا کرنا ۸/ روضہ کے ستونوں اور قبر کی جالیوں کو چومنا' اور چھونے کے بعد جسم پر ملنا ۹/ آپ ﷺ کے پاس بذریعہ جالی خطوط بھیجنا. ۱۰/ آپ ﷺ کی قبر کے پاس صلاۃ اور ذکر وتلاوت کے لئے بیٹھنا۔ ۱۱/ ہر صلاۃ کے بعد قبر پر جا کر سلام پڑھنے کا اہتمام کرنا ۔ ۱۳/ گنبد خضراء سے بارش کے وقت گرنے والے پانی سے تبرک حاصل کرنا' اسی طرح قبلہ رخ ہونے کے بجائے گنبد خضراء کی طرف رخ کر کے دعاء کرنا۔۱۴/ مدینہ پہنچنے سے پہلے ہی جوتوں اور چپلوں کا نکال لینا اور ننگے پیر چلنا۔۱۵/ فرض صلاتوں کے لئے اگلی صفوں کو چھوڑ کر روضہ میں عمدا صلاۃ ادا کرنا.۱۶/ یہ عقیدہ کہ دس دنوں تک مدینہ میں قیام نیز چالیس صلاتوں کو مسجد نبوی میں پڑھنا ضروری ہے۔۱۷/ مسجد نبوی سے نکلتے وقت الٹے قدم نکلنا ۱۸/ قبر مبارک کی طرف منہ کر کے دعا کرنا.۲۱/ یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ ﷺ درود وسلام کے لئے حاضر ہونے والوں کے احوال' اعمال اور نیتوں کو جانتے ہیں.۲۲/ یہ عقیدہ کہ قبر مبارک پر مانگی گئی دعا قبول کی جاتی ہے ۲۳/ مکہ ومدینہ کی پہاڑیوں (جبل نور وغیرہ) پر بغرض اجر وثواب چڑھنا ۲۴/ ان جگہوں کی زیارت کرنا جن کے بارے میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ ان کا تعلق رسول اکرم ﷺ سے ہے جیسے اونٹنی کے بیٹھنے کی جگہ' عثمان رضی اللہ عنہ کا کنواں' وغیرہ پھر برکت کے لئے وہاں کی مٹی لانا۔ اللہ تعالی ہمیں نبی کریم ﷺ سے سچی محبت کرنے کی توفیق دے' آپ کی سنتوں پر قائم رکھے اور شرک وبدعات سے محفوظ رکھے آمین !!

اُردو

زیارت مدینہ

آداب وفضائل



فضل المدينة وآداب زيارتها

اعداد وترتیب: مختار احمد مدنی



المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد
وتوعية الجاليات بالجبيل
Jubail Da'wah & Guidance Center
Al Rajhi Bank: 1466080 10000219
www.jubail-dawah.com Info@jubail-dawah.com
Tel. 3625500 Fax. 3626600

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مدینہ رسول اللہ ﷺ کا مبارک شہر‘ نزول وحی اور مہاجرین وانصار کا مسکن وماٗ وی ہے وہیں سے نور ہدایت کی کرن پھوٹی جس نے ساری دنیا کو روشن کردیا‘ مدینہ‘ مکہ مکرمہ کے بعد پوری دنیا میں سب سے افضل شہر ہے جس کی دلیل آپ ﷺ کے یہ کلمات ہیں جو آپ ﷺ نے ہجرت کے وقت فرمائے تھے اللہ کی قسم (اے مکہ) تو اللہ کی ساری زمین سے بہتر ہے اور اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہے‘ اگر مجھے یہاں سے نہ نکالا جاتا تو میں کبھی بھی نہ نکلتا [سنن ترمذی 3925‘ ابن ماجہ 3108]

مدینہ کے چند فضائل

۱- مدینہ بھی مکہ مکرمہ کی طرح حرم ہے نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: ابراہیم (علیہ السلام) نے مکہ کو حرام قرار دیا اور میں مدینہ کو حرام قرار دیتا ہوں [صحیح مسلم 1362] روئے زمین پر یہی دو شہر ہیں جنہیں اللہ رب العالمین نے حرم ہونے کا شرف بخشا ہے‘ ان کے علاوہ پوری دنیا میں تیسرا کوئی حرم نہیں ہے‘ حرم مدینہ کی حدود عیر پہاڑ سے لے کر ثور پہاڑ تک‘ اور دونوں سیاہ پتھروں والے ٹیلوں کے درمیان والی جگہ ہے‘ ان حدود میں درختوں کا کاٹنا یا شکار کرنا منع ہے‘ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت ہے : عیر پہاڑ سے ثور پہاڑ تک مدینہ حرم ہے [مسلم ح/1370] نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: میں دونوں سیاہ پتھروں والے ٹیلوں کے درمیان والی جگہ کو حرام قرار دیتا ہوں وہاں کے درختوں کو کاٹنا اور شکار کو قتل کرنا منع ہے۔ [مسلم ح/1374]

۲- مدینہ میں طاعون کی بیماری کبھی نہیں پھیل سکتی اور نہ ہی وہاں دجال داخل ہوسکتا ہے رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں مدینہ کے راستوں پر فرشتے مامور ہیں وہاں نہ طاعون پھیل سکتا ہے اور نہ ہی دجال داخل ہوسکتا ہے۔ [بخاری ح/1880‘ مسلم ح/1379]

۳- مدینہ میں موت آپ ﷺ کی شفاعت کا باعث ہے نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے جو شخص مدینہ میں مرسکتا ہو اسے ضرور مدینہ میں مرنا چاہئیے کیونکہ جو مدینہ میں مرے گا میں اس کی سفارش کروں گا [سنن ترمذی] ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے مدینہ کی مصیبتوں پر صبر کیا قیامت کے دن میں اس کے لئے گواہی دوں گا یا اس کی سفارش کروں گا۔ [صحیح مسلم ح/۱۳۷۷]

۴- آخری وقت میں ایمان ساری دنیا سے سمٹ کر مدینہ میں پناہ لے گا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ایمان مدینہ میں سمٹ کر اسی طرح واپس آجائے گا جس طرح سانپ اپنے بل میں سمٹ آتا ہے۔ [بخاری ح/1876]

۵- مدینہ میں کسی بدعتی کو پناہ دینا لعنت کا باعث ہے آپ ﷺ کا ارشاد ہے: عیر پہاڑ سے ثور پہاڑ تک حرم مدینہ کی حدود ہیں جو یہاں بدعت ایجاد کرے یا کسی بدعتی کو پناہ دے تو اس پر اللہ‘ فرشتوں اور سارے لوگوں کی لعنت پڑتی ہے اور اللہ تعالی اس کی کوئی عبادت قبول نہیں فرماتا ہے۔ [بخاری ۶۷۵۵‘ مسلم ۱۳۷۰]

۶- عجوہ کھجور جنت کا پھل ہے جس میں زہر اور جادو کا علاج ہے آپ ﷺ فرماتے ہیں: عجوہ (کھجور) جنت کا پھل ہے اس میں زہر کا علاج ہے [سنن ترمذی‘ ابن ماجہ‘ مسند اُحمد‘ دارمی] اور سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جو ہر روز صبح سات عدد عجوہ کھجور کھائے اسے اس روز زہر اور جادو نقصان نہیں پہنچا سکے گا [بخاری ح/۵۴۴۵]

۷- اللہ رب العالمین نے مکہ سے دوگنی برکت مدینہ میں رکھی ہے‘ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اے اللہ مدینہ میں مکہ سے دوگنی برکت رکھ دے [بخاری ۱۸۸۵ مسلم]

زیارت مسجد نبوی ﷺ

1- مسجد نبوی کی زیارت کا حج یا عمرہ سے کوئی تعلق نہیں ہے‘ اگر کوئی شخص مسجد نبوی کی زیارت کے بغیر اپنے شہر یا ملک واپس چلا آئے تو صرف اس وجہ سے اس کے حج یا عمرہ پر کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

2- مسجد حرام‘ مسجد نبوی اور مسجد اقصی کے سوا کسی دوسری مسجد کا سفر بغرض اجر وثواب جائز نہیں ہے‘ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: تین مساجد کے علاوہ کسی دوسری مسجد کا سفر (بغرض اجر وثواب) نہ اختیار کیا جائے مسجد حرام‘ مسجد نبوی اور مسجد اقصی [صحیح بخاری ح/ ۱۱۸۹ و صحیح مسلم ح/ ۱۳۹۷] جب مذکورہ تین مساجد کے سوا کسی دوسری مسجد کا سفر بغرض اجر وثواب جائز نہیں ہے تو زیارت قبر رسول ﷺ کی نیت سے مدینہ کا سفر ہرگز جائز نہیں ہوگا‘ اور جب آپ ﷺ کی قبر کی زیارت کے لئے سفر جائز نہیں تو آستانوں‘ مزاروں اور درگاہوں کا سفر کیسے جائز ہوسکتا ہے .

3- مسجد نبوی کی زیارت ہر وقت مستحب ہے اس کے لئے کوئی وقت متعین نہیں ہے .

4- قبر رسول ﷺ کی زیارت‘ مسجد قباء کی طرح مسجد نبوی کی زیارت کے تابع ہے‘ زیارت قبر رسول ﷺ کی نیت سے سفر کرنا حدیث رسول ﷺ کی صریح خلاف ورزی ہے‘ مدینہ پہنچنے کے بعد آپ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام کی قبروں کی زیارت مسنون ہے .

5- مسجد حرام میں ایک صلاۃ کا ثواب ایک لاکھ‘ مسجد نبوی میں ایک ہزار اور مسجد اقصی میں ڈھائی سو کے برابر ہے‘ اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں: میری مسجد میں ایک صلاۃ مسجد حرام کے سوا باقی مساجد کے مقابلہ میں ایک ہزار گنا زیادہ ہے [صحیح بخاری 3/ 63] نیز آپ ﷺ نے فرمایا: میری اس مسجد میں ایک صلاۃ مسجد حرام کے سوا باقی مساجد کے مقابلہ میں ایک ہزار گنا زیادہ ہے اور مسجد حرام میں ایک صلاۃ باقی تمام مسجدوں کے مقابلہ میں ایک لاکھ گنا زیادہ ہے [صحیح ابن ماجہ 1/ 236‘ ارواء الغلیل 4/ 341] ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ اللہ کے رسول ﷺ کے پاس اس بات پر بحث کررہے تھے کہ مسجد رسول ﷺ افضل ہے یا بیت المقدس؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میری مسجد میں ایک صلاۃ بیت المقدس میں چار صلاتوں سے افضل ہے‘ اور وہ کتنی بہترین مسجد ہے‘ اور ایسا وقت ضرور آئے گا کہ وہاں گھوڑے کی زین کے برابر کی زمین جہاں سے بیت المقدس نظر آجائے آدمی کے لئے پوری دنیا سے بہتر ہوگی‘ راوی کہتے ہیں: یا تو آپ ﷺ

نے یہ فرمایا: کہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگی [مستدرک حاکم ۴/ ۵۰۹‘ طحاوی فی مشکل الآثار ۱/ ۲۴۸] امام البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اسے حاکم نے تخریج وتصحیح کی ہے اور ذہبی نے موافقت کی ہے‘ اور اس حدیث کا وہی درجہ ہے جو ان دونوں نے بیان کیا‘ مزید فرماتے ہیں: رہی یہ حدیث کہ بیت المقدس میں ایک صلاۃ کا ثواب ہزار صلاۃ کے برابر ہے تو یہ منکر ہے جیسا کہ ذہبی نے کہا (تمام المنۃ ص ۲۹۴) اسی طرح یہ حدیث کہ: مسجد حرام میں ایک صلاۃ ایک لاکھ‘ میری مسجد میں ایک ہزار اور بیت المقدس میں پانچ سو کے برابر ہے ثابت نہیں ہے محدثین نے اس کی تضعیف کی ہے ملاحظہ ہو القول المبین للشیخ مشہور حسن سلمان ص ۲۶۲- ۲۶۳۔

6- عام مسجدوں کی طرح مسجد نبوی میں داخل ہوتے وقت داہنا اور نکلتے وقت بایاں پیر نکالیں‘ داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھیں: (اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِکَ) اے اللہ تو ہمارے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے. اور جب نکلیں تو یہ کہیں: (اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ) اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا طلبگار رہوں. مزید یہ دعا پڑھنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے (أَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ‘ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِکَ) [اُبوداوٗد‘ ابن السنی‘ مسلم]

7- داخل ہونے کے بعد عام مساجد کی طرح پہلے دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کریں‘ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں مسجد (نبوی) میں داخل ہوا‘ اللہ کے رسول ﷺ صحابہ کے درمیان تشریف فرما تھے میں بیٹھ گیا‘ آپ نے فرمایا: بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھنے سے کس چیز نے تمہیں روکا‘ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ میں نے آپ کو اور لوگوں کو بیٹھتے دیکھا (اس لئے میں بھی بیٹھ گیا) آپ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص مسجد میں آئے تو دو رکعت (تحیۃ المسجد) پڑھے بغیر نہ بیٹھے [بخاری ۴۴۴‘ ۱۱۶۳‘ مسلم ۷۱۴] اگر روضۃ الجنۃ میں صلاۃ پڑھنے کا موقعہ مل جائے تو زیادہ افضل ہے‘ آپ ﷺ فرماتے ہیں: میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان والی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے [بخاری ح/ ۱۱۸۸‘ مسلم ح/ ۱۳۹۱] البتہ فرض صلاتوں کے لئے پہلی صف کا اہتمام کرنا زیادہ باعث اجر وثواب ہے‘ روضہ میں صلاۃ پڑھنے کے لئے ایذا رسانی اور مزاحمت ہرگز طور پر درست نہیں ہے .

اہم تنبیہ: قبر رسول ﷺ کو روضہ کہنا حدیث رسول ﷺ کی صریح خلاف ورزی ہے‘ آپ ﷺ نے اپنے گھر اور منبر کے درمیان والی جگہ کو روضہ قرار دیا ہے نہ کہ اپنے گھر کو‘ جبکہ آپ ﷺ کی قبر مبارک حجرہ عائشہ رضی اللہ عنہا میں ہے‘ اس لئے آپ ﷺ کی قبر کو روضہ کہنا درست نہیں ہے۔

8- صلاۃ ادا کرنے کے بعد قبر رسول اکرم ﷺ کی زیارت مستحب ہے جس کا طریقہ یہ ہے کہ قبر مبارک کے سامنے باادب کھڑے ہو کر آہستگی سے السلام علیک یا رسول اللہ کہیں‘ نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سفر سے جب واپس آتے (تحیۃ المسجد ادا کرنے کے بعد) قبر پر حاضر ہوتے اور یہ کہتے: السلام علیک یا رسول اللہ‘ السلام علیک یا ابا بکر‘ السلام علیک یا ابتاہ [بیہقی] آپ ﷺ پر سلام کے لئے تشہد کے یہ